اشاعت نمبر:۱۰ سلسلہ: مطالعہ قرآن تاریخ:یکم شوال المکرم ۱۴۴۴

قرآن کریم کا درس وفاداری

بے وفائی عام ہے، اور اس قدر عام ہے کہ اب کوئی اسے برا نہیں سمجھتا، حالاں کہ بے وفائی سے بچنا کوئی مشکل کام نہیں، کیوں کہ وفاداری کا مطلب بس اتنا ہی ہے کہ اگر کوئی ہمارے ساتھ بھلا کرے تو ہم اس کے احسان مند رہیں، اس کے ساتھ بدخواہی نہ کریں، اور اگر اللہ توفیق دے تو اس کے احسان کا بہتر بدلہ دینے کی کوشش کریں، لوگوں کے ساتھ وفاداری اور خیر خواہی کے سلسلے میں قرآن مجید کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ قرآن کریم نے انبیاے سابقین کے مقدس واقعات کے ضمن میں ہمیں وفاداری کا درس دیا ہے، اور اس بات سے آگاہ کیا ہے کہ اللہ کے محبوب بندے کبھی بے وفائی نہیں کرتے۔

ہم نے ابھی بتایا کہ وفاداری کا مطلب یہ ہے کہ اپنے محسن کی بدخواہی نہ کی جائے اور ممکن ہو تو اسے بہتر صلہ دیا جائے، آئیے قرآن کریم میں وفاداری کے یہ دو بنیادی اصول تلاش کرتے ہیں۔

اپنے محسن کے ساتھ خیر خواہی

عزیز مصر نے بازار مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو اول نظر ہی میں اپنے دل کا ان سے سودا کر لیا، اور انھیں چاہ کنعان سے لے کر آنے والوں کی خدمت میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا، پھر پیغمبر حسن وجمال کو اپنے شاہی محل کا مہمان بنایا، قصر شاہی میں آپ نے عہد طفولیت گزارا، اس کے بعد عہد شباب میں ایک واقعہ پیش آیا جسے قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان کیا۔

وَ رَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ قَالَتْ هَیْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ۔ [سورۂ یوسف: ۲۳]

یوسف جس گھر میں تھے اس گھر کی عورت نے یوسف کو اپنی طرف راغب کرنا چاہا، اور دروازے بند کر کے کہا کہ آؤ، یوسف نے کہا: اللہ کی پناہ، میرے مالک نے مجھے اچھی طرح رکھا، بے شک ظالم کامیاب نہیں ہوتے۔

واضح رہے کہ انبیاے کرام قبل نبوت اور بعد نبوت ارتکاب کبائر اور تعمد صغائر سے پاک ہوتے ہیں، اسی لیے ان سے گناہ کا تصور بھی محال ہے، لیکن آپ جس سے ہم کلام تھے وہ آپ کی پیغمبرانہ شان سے واقف نہیں تھی، اسی لیے آپ نے اس خاتون کو جواب میں پہلے معاذ اللہ کہا، پھر فرمایا کہ میرے مالک نے میرے ساتھ بڑی خیر خواہی کی ہے، میرا بھرپور خیال رکھا ہے، جس نے میرے ساتھ اتنی ہم دردی کی ہو اس کے

ساتھ میری وفاداری کا تقاضا یہی ہے کہ میں اسے اذیت نہ دوں، اور اس کی عدم موجودگی میں اس کے اہل کے ساتھ خیانت کر کے اسے تکلیف نہ پہنچاؤں۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے اس حکیمانہ جواب کے ذریعے جہاں گناہ سے بیزاری، اور گناہ سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی وہیں یہ بھی واضح فرمادیا کہ کچھ تقاضے وفاداری کے بھی ہوتے ہیں جنھیں فراموش نہیں کیا جاسکتا، وفاداری کا سب سے اولین تقاضا یہ ہے کہ اپنے محسن کو تکلیف نہ دی جائے، اس کے ساتھ غدر اور خیانت سے گریز کیا جائے۔

اپنے محسن کو بہترین صلہ دیا جائے

وفاداری کا دوسرا تقاضا یہ ہے کہ اپنے محسن کو بہتر صلہ دیا جائے، اس ضمن میں قرآن کریم کا یہ واقعہ بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین کے راستے میں تھے، دیکھا کہ دو خواتین بکریاں لیے کھڑی ہیں، اور اپنی باری کا انتظار کر رہی ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے لیے کنویں سے پانی نکالا، اور ان دو خواتین کی بکریوں کو سیراب کیا، ان دونوں خواتین نے اپنے پدر بزرگوار حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ کہہ سنایا تو حضرت شعیب علیہ السلام نے آپ کو طلب کیا، اور اپنی بچیوں کے ساتھ آپ کے اس عظیم احسان کا بہترین صلہ دیا، اور آپ کی بھرپور عزت افزائی فرمائی، ارشاد باری ہے:

وَ لَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدۡيَنَ وَجَدَ عَلَيۡهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسۡقُوۡنَ ۬ وَ وَجَدَ مِنۡ دُوۡنِهِمُ امۡرَاَتَيۡنِ تَذُوۡدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطۡبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسۡقِيۡ حَتّٰى يُصۡدِرَ الرِّعَآءُ ٜ وَ اَبُوۡنَا شَيۡخٌ كَبِيۡرٌ ﴿۲۳﴾ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَىَّ مِنۡ خَيۡرٍ فَقِيۡرٌ ﴿۲۴﴾ فَجَآءَتۡهُ اِحۡدٰٮهُمَا تَمۡشِىۡ عَلَى اسۡتِحۡيَآءٍ ۫ قَالَتۡ اِنَّ اَبِىۡ يَدۡعُوۡكَ لِيَجۡزِيَكَ اَجۡرَ مَا سَقَيۡتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَ قَصَّ عَلَيۡهِ الۡقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفۡ ۟ نَجَوۡتَ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۲۵﴾ ۔[سورۂ قصص: ۲۳-۲۵]

ان آیات کا مفہوم وہی ہے جو اوپر بیان ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحب زادیوں کی خدمت کی تو حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی خدمت کا صلہ دیا، اور اپنے اس عمل سے دنیا والوں کو یہ پیغام دیا کہ جو مصیبت میں کام آتے ہیں وہ ہمارے محسن اور خیر خواہ ہوتے ہیں، اسی لیے ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کو بہتر صلہ دیا جائے، یہی ان کے ساتھ ہمدردی اور وفاداری کا تقاضا بھی ہے۔

قرآن کریم کے یہ دونوں واقعات ہمیں اس بات کی تعلیم دیتے ہیں کہ ہم اپنے محسن اور خیر خواہ حضرات کے ساتھ وفاداری کا مظاہرہ کریں، ان کے ساتھ غداری نہ کریں، بلکہ ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کو بہترین صلہ دیں، تاکہ ہمارے اس عمل سے لوگوں میں خیر خواہی اور ہمدردی کے جذبات کو فروغ ملے۔